سوال

(681) اور تقریر مسجد میں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

غیر مسلم کا داخلہ اور تقریر مسجد میں

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

غیر مسلم کا داخلہ اور تقریر مسجد میں

پچھلے دنوں دہلی اورلاہور کی جامع مسجدوں میں مسلموں کے ساتھ غیر مسلموں نے بھی تقریریں کیں وہ تقریریں کس مضمون کی تھیں اورکس کی نہ تھیں اس سے ہمیں مطلب نہیں ان کے ایسا کرنے پر مذہبی دنیا میں سوال ہیدا ہواکہ آیا ازروئے مذہب اسلام ہونا ایسا ہونا جائز ہے کہ کوئی غیر مسلم مسجد میں آکر منبر

فقام ابوسفیان فی المسجد فتاویٰ الاانی قداجرت بین الناس (ابن خلدون بقیہ الجزءثانی ص ٤٣ تاریخ طبری [illegible] ص ٤ غیرہ)

اس فقرے کا ترجمہ مولانا شبلی مرحوم کی سیرۃ نبوی میں یوں کیا گیا ہے ابوسفیان نے حضرت علی کے ایما سے مسجد نبوی میں جا کر اعلان کر دیا کہ میں نے معاہدہ کی تجدید کر دی۔'' (ص ٣٧٤)

یہ واقعہ ایسا ہے کہ کل مورخین نے اسے نقل کیا ہے اس سے یہ نتیجہ صاف برآمد ہوتا ہے غیر مسلم مسجد میں اپنے مطلب کی بات بھی کہہ سکتا ہے گووہ مسلمانوں بلکہ ان کے امام کے منشاء کے بھی خلاف ہو کجا یہ مسلمانوں کے منشاء کے خلاف نہ ہو اسلام ایسا تنگ مذہب نہیں ہے کہ اپنی عبادت گاہ میں غیر

اظہار افسوس

اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کا یہ عمل کہ غیروں کو بھی مسجد نبوی ﷺ میں نماز کی اجازت دیں اوروہ اپنے طریق پر خلاف طریق اسلام نماز پڑھیں مگر مسلمانوں کی یہ کفیت ہے کہ معمولی سے فردعی اختلاف پر ایک فریق دوسرے کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روکیں اورفتاوے شائع کریں کہ فلاں فرقے کا ہماری

شنیدم کہ مردان راہ خدا دل دشمناں ہم نہ کردند تنگ

ترا کے یسر شود ایں مقام کہ بادوستانت خلاف وست جنگ

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2ص750

محدث فتویٰ